© rasailojaraid.com

قرآن کا معیارِ حلّت و حُرمت
اور
تمباکو

(دوسری اور آخری قسط)

ابن احمد

تمباکو میں پایا جانے والا نشہ بھی اس کو شراب کی طرح حرام کر دینے کے لئے کافی ہے۔ اور جیسا کہ استعمال کرنے والوں کا تجربہ شاہد ہے کہ شراب کی ایک محدود مقدار نشہ آور نہیں ہوتی اسی طرح کی مثال تمباکو کی بھی ہے بلکہ اس کی نہایت قلیل مقدار نئے آدمی پر نشہ طاری کر دینے کے لئے کافی ہے گویا یہ ایک اعتبار سے شراب سے زیادہ تیز اور قلیل المقدار نشہ آور ہے۔ اور اس طرح یہ "خمر" میں بدرجۂ اولیٰ داخل ہے۔

دوسری دلیل حرمت اس کی وہ مضرتیں ہیں جو اسے "اثم کبیر" میں داخل کرتی ہیں۔ اگرچہ اسمیں انسان کے لئے منافع بھی ہیں لیکن وہ اس کے صرف بیرونی استعمال میں ہیں۔ کھانے یا پینے میں یہ صرف عادی لوگوں کے لئے عارضی بندشِ تمدل کا ذریعہ ہوتا ہے جس کا انجام بھی مضرت ہی کی شکل میں ظاہر ہوتا ہے۔

اس کی پہلی اور انتہائی خوفناک مضرت اس کے وہ اثرات ہیں جو انسانی دماغ پہ مرتب ہو کر اس کی عقل اور قوتِ فہم و ادراک پہ اثر انداز

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

ہوتی ہے۔ اس کا کثرتِ استعمال دماغ میں خشکی پیدا کرکے نیند میں خرابی اور کمی کا باعث ہوتا ہے۔ کانوں کی خشکی کا ذریعہ بن کر بہراپن اور اس کے ساتھ نظر کی کمزوری پیدا کرتا ہے۔

دوسری مضرت اس کے وہ زہریلے اثرات ہیں جو دانتوں زبان منہ اور گلے پر مرتب ہوتے ہیں۔ یہ دانتوں کو بے رنگ خراب اور مسوڑے کو کمزور کرتا ہے۔ زبان کے ذائقے کو خراب کرکے بگاڑ دیتا ہے حلق کی نازک جھلیوں کو نکوٹین کا زہر کچا اور زخمی کرکے اکثر و بیشتر کینسر کا شکار کر دیتا ہے جس کا عام مشاہدہ کیا جا سکتا ہے۔

اس کی تیسری مضرت سانس کی نالیوں اور پھیپھڑوں کی خرابی کی شکل میں ظاہر ہو کر انسان کو کھانسی اور سانس کا مریض اس کے آگے بڑھ کر ٹی بی کا مریض بنا کر موت کے منہ میں پہونچا دیتی ہے۔

اس کا چوتھا نقصان نظام ہضم کی خرابی کی شکل میں ظاہر ہوتا ہے بھوک کم ہوجاتی ہے۔ آنتیں کمزور اور ناکارہ ہو کر ذرا سی ثقیل غذا کو بھی ہضم کرنے کے قابل نہیں رہتیں۔ معدہ کی ہاضم رطوبات خشک ہو کر یبوست پیدا ہوتی ہے اور اس کے نتیجے میں کبھی قبض کبھی دست اور کبھی پیچش نمودار ہوکر بواسیر تک میں تبدیل ہوجاتی ہے۔

منہ زبان اور گلے کے علاوہ معدے کا کینسر اور السر (ULCER) اکثر و بیشتر اسی ظالم کے استعمال سے پیدا ہوتا ہے۔ ضعف اعصاب و اعضاء رئیسہ اسی کے مضر اثرات سے پیدا ہوتے ہیں وغیرہ وغیرہ۔

یہ تو وہ نمایاں نقصانات دائم ہیں جس کو نہایت اختصار کے ساتھ ذکر کیا تھا اور وہ بھی صرف مادی یعنی جسمانی پہلو سے انسان کی فکری زندگی پر اس کے

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

کیا اثرات ہوسکتے ہیں اس کی طرف بھی چند مختصر اشارے ضروری ہیں۔

دماغ کی خشکی سے نیند کی کمی اور اس سے طبیعت میں ہیجان واشتعال پیدا ہوتا ہے قوت برداشت کم اور کبھی کبھی زائل ہوجاتی ہے غصہ بڑھ جاتا ہے۔ مزاج میں چڑچڑاہٹ پیدا ہوجاتی ہے اور ظاہر ہے کہ یہ تمام چیزیں انفرادی اخلاقی زندگی ہی کو خراب نہیں کرتیں بلکہ معاشرے کا اجتماعی نظام بھی ان سے متاثر ہوئے بغیر نہیں رہتا۔ انسان کسی بھی قسم کی تنقید پر ٹھنڈے دل سے غور کرنے اور خود اپنا محاسبہ کرنے کے قابل نہیں رہ جاتا۔

روحانی نقصانات اگرچہ ان ہی تمام مضرتوں کا نتیجہ اور ردعمل ہیں لیکن اختصاراً ان میں چند خاص کا ذکر کر دینا بھی ضروری ہے اور اس میں سب سے اہم چیز خود احتسابی ہے جو روحانی ترتیب کی جان اور اصل ہے جیسا کہ کہا گیا طبیعت کا اشتعال اور دماغ کی کمزوری اسے اس نعمت سے محروم کر دیتی ہے۔

ضعف دماغ کی بنا پر مینیا اور مالیخولیا اور وہم پیدا ہوتا ہے جس کی بنیاد پر انسان ابقول حضرت عیسیٰ مچھر کو چھاننے اور اونٹ کو نگلنے لگتا ہے۔ زندگی کے بنیادی، دقیق اور سنجیدہ مسائل سے صرف نظر کرکے سطحی عارضی اور وقتی چیزوں کو اہمیت دینے لگتا ہے جس کے نتیجے میں اس کا روحانی ارتقا رک جاتا ہے۔

اس کے استعمال سے پیدا ہونے والا دماغی انتشار اسے عبادت کی اصل جان یعنی ارتکاز اور خشوع وخضوع سے محروم اور اس سے حاصل ہونے والے فیوض وبرکات سے دور کر دیتا ہے۔ تدبر فی العلم اور مطالعے کا استغراق ایسے شخص کو کبھی نصیب نہیں ہوسکتا۔

مالیخولیا کی بناء پر کوئی بھی ایک غلط یا صحیح خیال دماغ میں جم جاتا ہے۔ اور پھر ہر طرف وہی تخیل نظر آنے لگتا اور وہی تصور ہر شے سے جنم لینے لگتا ہے اور

© rasailojaraid.com

انسان اسے کسی بھی طرح غلط سمجھنے یا اس کی اصلاح کرنے کے لئے تیار نہیں ہوتا، خواہ وہ تخیل باطل ہی کیوں نہ ہو۔

درمیانی اور غریب طبقہ عادت سے مجبور ہو کر اس کی روز افزوں قیمت کے اضافے کے باوجود اسے استعمال کرکے اقتصادی بدحالی کا شکار ہو رہا ہے جس کے اثرات اس کے خاندان پر بھی پڑ رہے ہیں اور وہ سرمایہ جو اس کے بچوں کی صحت و خوشحالی پر خرچ ہوتا نذر آتش ہو رہا ہے۔ اور اسے حقوق العباد کے ناقابل معافی جرم کا مجرم بنا کر اس کی آخرت تباہ کر رہا ہے۔

اب آیئے دوسرے رخ سے بھی دیکھیں کہ قرآن سے بھی اس کی حرمت کس طرح ثابت ہوتی ہے۔

قرآن کے ساتویں باب یعنی سورہ اعراف کی آیت نمبر ۱۵۷ میں خدا نے رسول کے بھیجنے کا مقصد بیان کرتے ہوئے فرمایا ہے کہ وہ انسانوں کو بھلائیوں کی طرف بلاتا ہے برائیوں سے روکتا ہے پاکیوں کو حلال کرتا ہے اور گندگیوں کو ممنوع قرار دیتا ہے۔ ان پر لدے ہوئے ہر بوجھ کو اتارتا ہے اور ہر غلامی سے نجات دیتا ہے تو جن لوگوں نے اس کی بات مان لی۔ اس کا ساتھ دیا اور اس کی مدد کی اور اس نور کے پیچھے چلے جو اس میں نازل ہوا ہے تو وہی کامیاب و بامراد ہوں گے۔

یہ موقع اس آیت کی توضیح و تشریح کا نہیں ہے تاہم اس میں جو اصول اور بنیادی باتیں بتائی گئی ہیں ان کا سمجھ لینا ضروری ہے۔ پہلی بات یہ کہ اس کا مقصد نزول تمام بنی نوع انسان کو بھلائیوں کی طرف دعوت دینا ہے خواہ وہ مادی زندگی کی عارضی بھلائیاں ہوں یا روحانی زندگی کی دائمی اور ابدی۔ اس آیت کے مطابق دیکھا جائے تو تمباکو کھانے پینے یا کسی طرح بھی برتنے سے کوئی بھلائی نہیں بلکہ برائیاں ہی برائیاں ہیں جیسا کہ ہم نے مختصراً بیان کیا اور برائیوں سے

© rasailojaraid.com

روکنا رسول کا مقصد ہے۔

دوسری چیز پاکیوں کو حلال کرتا ہے جبکہ تمباکو کسی بھی طرح طاہر و طیب نہیں۔ کیونکہ جو شئے گندگی پیدا کرے وہ خود بھی گندی ہے اور ہم دیکھتے ہیں کہ تمباکو سے کتنی ہی ظاہری گندگیاں پیدا ہوتی ہیں۔ سگریٹ بیڑی نوشوں کی انگلیوں کی گندگی، دانتوں کی گندگی، سانس کی گندگی وغیرہ اس کی گواہ ہیں۔ پھر اس سے پیدا ہونے والی دماغی اور ذہنی گندگی، پراگندہ خیالی اشتعال وغیرہ، تمباکو کھانے والوں کی گندہ دہنی، پیک کی پچکاریوں کی گندگی اور اس سے مرتب ہونے والی ذہنی گندگیاں وغیرہ جن کو حرام کرنا ہی رسول کی بعثت کا مقصد ہے۔

تیسری چیز تمباکو نوشی کی عادت ہے اور عادت ایک مستقل بوجھ اور غلامی کا طوق ہے جو انسان کے اوپر مسلط ہے اور ہر بوجھ انسان کو جھکا دیتا ہے یعنی اسے اس کے مقام عظمت سے نیچے اتار دیتا ہے اور غلامی انسان کی فطرت کے خلاف اور اس کو ذلیل و خوار کر دینے والی شئے ہے بقول شاعر: ؎

جو تھا ناخوب بتدریج وہی خوب ہوا
کہ غلامی میں بدل جاتا ہے قوموں کا ضمیر۔

عادت سے مجبور ہو کر انسان وہ عمل کر جاتا ہے جسے انسان کے لئے بدترین عمل کہا گیا ہے۔ اور وہ ہے سوال، اور بعض اوقات اس سے بھی نیچے اتر کر بغیر اجازت لے لینا تمباکو پینے یا کھانے والوں کو عموماً اس گھٹیا پن میں مبتلا دیکھا گیا ہے۔ خود راقم [illegible] اس گھٹیا پن کا شکار ہو چکا ہے جب تک کہ تمباکو کی حرمت اس پر ثابت نہیں ہوئی تھی اور وہ خود اس خبیث عادت میں مبتلا تھا [illegible] شمارتاً ایک بات ہوتی [illegible] کہ [illegible] نوشی کی عادت کا بوجھ ہونا اور انسان کے [illegible] دتی بن جانا کسی دلیل کا محتاج نہیں۔ انفرادی طور پر [illegible] بوجھ ہے اس کی وجہ سے اس کی جیب پر بوجھ ہے اس کے

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

اشاعت میں اس کے اہل وعیال پر بوجھ ہے۔ اور پھر غریبوں اور اوسط درجے کے لوگوں کا سرمایہ سمیٹ سمیٹ کر سرمایہ داروں کی تجوریوں میں بوجھ بڑھانے کا سبب ہے۔ یہ ایک ایسا طوق ہے جو گلے میں پڑ جائے تو اس کا نکال پھینکنا تقریباً ناممکن ہوتا ہے۔ الا ماشاء اللہ۔ اور قرآن اس طوق غلامی کو اتارنے کے لئے ہی آیا ہے۔ غلامی ذہنی ہو یا روحانی بہرحال غلامی ہے۔

تمباکو نوشی سے نہ صرف اقتصادی بدحالی پیدا ہوتی ہے بلکہ اس پر صرف ہونے والا ہر پیسہ مطلقاً اسراف اور تبذیر ہے اور قرآن کی نظر میں اسراف کرنے والے پسندیدہ لوگ نہیں ہوتے اور اللہ کی نظر میں ناپسندیدگی سے اللہ ہی بچا سکتا ہے۔ دوسری بات، جو اس سے بھی زیادہ خوفناک بلکہ اسے عند اللہ ناپسندیدگی کو دوسرے رخ سے اور زیادہ قبیح بنا کر پیش کرنے والی ہے وہ یہ ہے کہ اللہ نے مبذرین یعنی فضول خرچوں کو شیطان کا بھائی کہا ہے۔ (بنی اسرائیل ۲۷) اس طرح ایک طرف تو فضول خرچ اللہ کی محبت سے دور ہو جاتا ہے تو دوسری طرف شیطان سے قریب ہو کر اس کے خاندان میں شامل ہو جاتا ہے اور اس میں کوئی دوسری رائے نہیں کہ تمباکو پر خرچ فضول خرچی بلکہ مضر پر خرچ کرنا ہے۔

ہمارے پیش کردہ قرآنی دلائل تمباکو کھانے اور پینے کی حرمت پر برہان قاطع نہیں لیکن جو ذہن قرآن کو اپنی رہنمائی کے لیے کافی و کامل نہیں سمجھتے اولاً تو ان کے لئے ثانیاً اس اصول کے مطابق کہ قرآن کی تائید اور مطابقت میں جو بات بھی ہو وہ قرآن ہی کی بات ہے۔ ہم یہاں دو روایات بھی پیش کرتے ہیں جن میں سے پہلی کو احمد اور ابو داؤد دونوں نے لیا ہے اور دوسری صحیحین یعنی بخاری و مسلم دونوں میں درج ہے۔

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

(۱) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہر مفتر (فتور پیدا کرنے والی) اور مسکر (نشہ پیدا کرنے والی) سے منع فرمایا ہے۔ او کما قال۔

ہمارے پچھلے بیان سے تمباکو کا فتور پیدا کرنے والا ہونا ثابت ہے۔ خواہ وہ فتور ذہنی ہو یا جسمانی یا عملی، اعصاب کا کمزور ہونا بڑا فتور ہے جس سے پیدا ہونے والے جسمانی فتور کی شکلیں ہیں اعصابی درد نسیان وغیرہ۔ نظام ہضم کا فتور جس سے پورا نظام تنفس فتور کا شکار رہتا ہے وغیرہ وغیرہ جس کا ذکر انتہائی اختصار کے ساتھ کیا گیا ہے اسی طرح تمباکو کا مسکر ہونا بھی کسی دلیل کا محتاج نہیں جیسا کہ بیان ہوا۔

(۲) فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جس کسی نے (کچا) پیاز یا لہسن کھایا ہو وہ ہم سے دور رہے، ہماری مسجد سے دور رہے اور اپنے گھر میں بیٹھا رہے۔ او کما قال۔

پیاز اور لہسن کا کھانے میں عام استعمال عام اور حلال ہونے کے باوجود اسے کھا کر محفل یا مسجد میں آنے کی ممانعت یہ ثابت کر رہی ہے کہ یہ ممانعت درحقیقت ان کے کچے استعمال کے بعد ہے اسی لئے ہمیں روایت میں کچے کا لفظ بریکٹ میں بڑھانا پڑا جو غالباً راوی کے سہو یا کتابت کی غلطی کی بنا پر چھوڑا گیا ہے اور عقلاً یہ معلوم ہوتا ہے کہ کیونکہ کچے پیاز اور لہسن کے استعمال کے بعد منہ سے سخت ناگوار بو آتی ہے اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو بدبو سے نفرت تھی اسی لئے آپ نے صرف اس بنا پر ممانعت فرمائی کہ اس بدبو سے اہل محفل اور نمازیوں کو تکلیف نہ ہو۔

تجربہ شاہد ہے کہ تمباکو کھانے اور پینے والوں کے منہ سے اس سے بھی زیادہ کریہہ اور ناگوار بو آتی ہے جس سے اہل محفل اور اہل مسجد کو تکلیف ہوتی ہے۔

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

دماغ پراگندہ ہوتا ہے۔ عبادت میں خشوع و خضوع میں خلل پڑتا ہے اور یکسوئی واستغراق جو نماز وتلاوت کی اصل اور روح ہے مجروح ہوتے ہیں اور کبھی کبھی اس سے فساد کا اندیشہ لاحق ہوتا ہے اور فتنہ پیدا ہوتا ہے اور فتنہ قتل سے بھی شدید ہے۔ لیکن کمزور درجے میں نفرت اور دوری تو پیدا ہوتی دیکھی گئی ہے۔

اگرچہ قرآن کی مذکورہ بالا آیات اور ان روایات کو سامنے رکھ کر تفصیل سے بہت کچھ لکھا جا سکتا ہے۔ طبی کتب سے بے شمار دلائل اس امر کے دیئے جا سکتے ہیں کہ تمباکو مضرت اور نشے میں کسی بھی اعتبار سے شراب سے کم نہیں بلکہ کچھ زیادہ ہی ہے لیکن اول تو ہم اس مضمون کو کتاب نہیں بنانا چاہتے دوسرے جو کچھ ہم نے یہاں بیان کیا ہے وہ اتنا واضح اور ثابت ہے کہ اسے آج ہر شخص جانتا ہے۔

واضح رہے کہ قرآن وسنت کے دلائل کے بعد بھی شخصی تقلید کے مریض یہ بات کہہ سکتے ہیں کہ ہمارے ائمہ اور فقہا میں تو تمباکو کی حرمت کا فتویٰ کسی نے نہیں دیا۔ اگرچہ یہ بات اپنی جگہ مطلقاً باطل ہے اور اس کی کوئی حقیقت قرآن و سنت کے واضح ثبوتوں کے مقابلے میں نہیں لیکن ایسے مقلدین کے لئے ہمارے پاس دو جواب ہیں۔

پہلا یہ کہ ائمہ مجتہدین کے دور میں اور خصوصاً ان علاقوں مثلاً مدینہ، کوفہ، عراق اور شام جیسے عرب ممالک میں اس وقت تمباکو کھانے اور پینے کا رواج بالکل نہیں تھا کیونکہ پان کو تو وہ لوگ جانتے بھی نہ تھے، نہ ہی حقہ یا بیڑی سگریٹ اس وقت تک سامنے آئے تھے۔ اس لئے اس پر فتویٰ کی ضرورت ہی محسوس نہیں کی گئی۔

دوسرے یہ کہ بعد کے علماء نے تمباکو کی مذمت میں نہ صرف فتوے دیئے ہیں بلکہ اس موضوع پر ان کے مستقل رسالے بھی موجود ہیں۔ نہایت حیرت

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

اگر دیکھا جائے تو امت مسلمہ کی انتہائی غفلت ہے کہ یہ فتوی چاروں مسالک اہل سنت میں ہوتے ہوئے عوام الناس اس سے اس درجہ غافل ہیں۔

یہاں ہم ماہنامہ استون نئی دہلی کے ایک مضمون کا حوالہ دینا ضروری سمجھتے ہیں جو راقم الحروف کے اس مضمون کا محرک بلکہ تلخیص کہا جائے تو غلط نہ ہوگا۔ جس کے مؤلف ایک عرب عالم احمد بن حجر ہیں ان کا ترجمہ ابو عبداللہ نے کیا ہے اور یہ مضمون فروری ۱۹۸۰ء کے شمارے میں شائع ہوا ہے جس کا عنوان ہے "کیا سگریٹ نوشی حرام ہے" ہم نے اس محدود عنوان کو وسعت دینے کے ارادے سے مضمون کا عنوان بدل دیا ہے اور اس کے لئے ہم ماہنامہ استون کے شکر گذار ہیں۔

وہ لکھتے ہیں:-

ـــــ عرب دنیا کے حنبلی علماء میں الشیخ محمد العیثی نے سگریٹ کو حرام قرار دیا ہے اور ان کا لکھا ہوا ایک رسالہ بھی ہے جو حرمت تمباکو نوشی کے بارے میں ہے اس میں انہوں نے سگریٹ کو حرام قرار دیا ہے۔ (سگار، پائپ، بیڑی اور حقہ وغیرہ سب اسی زمرے میں آتے ہیں۔ مولف) علاوہ ازیں اس مسلک کے علماء میں الشیخ محمد ابن احمد، عیسیٰ الشہاوی الحنفی اور مکی بن فروخ، الشیخ سعد البلخی المدنی اور عمر بن احمد المصری الحنفی اور مفتی استنبول ابو السعود وغیرہ کے نام قابل ذکر ہیں۔ دیگر تمام عرب علماء میں شافعی علماء میں سے ریاض الصالحین کی شرح تحریر کرنے والے عالم ابن علان نے تمباکو نوشی کی حرمت کا فتوی دیا ہے اور اس کے بارے میں ان کے دو کتابچے بھی موجود ہیں۔ ان کے علاوہ الشیخ عبدالرحیم الغربی، ابراہیم بن جمعان اور ان کے شاگرد ابو بکر اور قلیوبی اور ابجوری وغیرہ کے علاوہ بھی دوسرے کئی علماء نے اس کو حرام قرار دیا ہے۔

مالکی مسلک کے علماء میں سے حضرت کنونؒ قابل ذکر ہیں۔ کافی علمی بحث کے بعد

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

وہ فرماتے ہیں۔ " اور بعد کے علماء میں سے اکثر اس کی ممانعت اور شدت سے منع کرنے کے قائل ہیں۔ ان میں سے عالم محقق ابو زید سیدی عبدالرحمن الفاسی، نے لکھا ہے کہ اس چیز (یعنی تمباکو کی حرمت کا فتویٰ) کو ایک لحظہ تاخیر کے بغیر قبول کر لینا چاہئے کیونکہ اس میں ہمارے دین و دنیا کی بھلائی ہے اور اس بات کو ہر طرح نشر کرنا اور پھیلانا ہم پر واجب ہے۔ اور تمام اسلامی ملکوں میں اس کو عام کیا جانا چاہئے۔ (میں کہتا ہوں کہ تمام دنیا کی ہر زبان میں اور ہر ملک وقوم میں اس کی اشاعت ہونا انسانیت کی فلاح کے لئے ضروری ہے۔ مؤلف) کہ بے شک تمباکو نوشی اور (کھانے پینے میں) تمباکو کا استعمال حرام ہے کیونکہ جن لوگوں کو پہچان اور تجربہ حاصل ہے انہوں نے یہ بات تسلیم کی ہے کہ تمباکو (اعصاب) اعضاء کو ڈھیلا کر دیتا ہے۔ اور نشہ کی کیفیت میں کر دیتا ہے۔ اس لئے یہ بھی شراب کی ابتدائی حالت سے مشابہ ہے۔" مالکی مسلک (۱) کے دوسرے علماء میں سے الشیخ ابراہیم اللقانی، الشیخ سالم السنہوری اور کئی علماء نے اس کو حرام قرار دیا ہے۔

جہاں تک حنبلی مسلک کا تعلق ہے، تو وہ تو سب کے سب اس کے حرام ہونے پر متفق ہیں سوائے چند ایک کے اور عام لوگوں میں یہ بات اتنی مشہور ہو گئی ہے کہ جو کوئی سگریٹ کو حرام قرار دیتا ہے وہ اس کو فوراً حنبلی اور وہابی کہہ دیتے ہیں کیونکہ انہیں بزعم باطل ہو گیا ہے کہ تمباکو کو تو صرف حنبلی وہابی علماء نے ہی حرام قرار دیا ہے حالانکہ حقیقت حال یہ ہے کہ تمام مذاہب کے علماء نے اس کو حرام قرار دیا ہے اور اس کی حرمت میں رسالے تحریر کئے ہیں۔

قرآنی نصوص کے بعد ہمیں ان مسالک کے فتووں کی ضرورت نہیں ہے تاہم عوام الناس کیونکہ تقلید کا قلادہ اپنے گلے میں ڈالے ہوئے ہیں اس لئے ان کی تشفی کی خاطر ہم نے ان مسالک کو بھی پیش کر دیا ہے۔

تمباکو کو کھانے پینے کی انتہائی مضرتیں، معاشی بربادیاں، سماجی خرابیاں ملک وقوم اور عام انسانیت پر پڑنے والے اس کے تباہ کن اثرات، ایسے عنوانات

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

ہیں جن پر علیحدہ علیحدہ مستقل رسالے تحریر ہو سکتے ہیں ان تمام کے علاوہ ایک اکبر الکبائر گناہ ایسا ہے جس میں ایمان بالقرآن کے دعویدار مبتلا ہیں اور وہ ہے اللہ کی حرام کی ہوئی شے کو حلال کر لینا جس کا گناہ کفر تک پہونچا دیتا ہے، اور باغیوں میں شامل کر دیتا ہے۔ العیاذ باللہ

اللہ تعالیٰ ہمیں اس کبیرہ سے بچنے اور کامل توبہ کی توفیق عطا فرمائے۔ اور اس سچی سچائی صداقت کو ہر انسان تک پہونچانے کی کوشش کرنے کے کتمان حق کے جرم عظیم سے بچائے اور نفس کی تاویل سے محفوظ رکھے۔ آمین

ختم شد۔

سرمد مولانا ابوالکلام کی نظر میں

رسوائی کے ڈر سے ٹھٹھہ کے سرکاری واقعہ نویس محمود بیگ بخشی کو اس کی رپورٹ کر دی۔ اس نے اس کے محبوب کو ایسی جگہ رکھ دیا جہاں کسی آدمی کا تو کیا ہوا تک کا گذر نہ تھا۔ اس کی جدائی نے سرمد کی آتش عشق اور زیادہ مشتعل کر دی۔ اس جوش جنون میں وہ لباس عادت سے بے نیاز ہو گیا، اور مادرزاد ننگا رہنے لگا۔ اس پر بخشی کو رحم آ گیا۔ اور اس کے محبوب کو آزاد کر دیا، اور وہ سرمد کے ساتھ ہو گیا، دونوں برہنہ رہ نورد بادیۂ جنون ہو گئے۔ حیدرآباد میں دبستان کے مصنف سے ملاقات ہو گئی، اس نے یہودیت کے متعلق معلومات اسی سے حاصل کیے۔ اس کا محبوب بھی بہت لائق اور پڑھا لکھا تھا۔ اس کے قتل پر اس کے محبوب ابھے چند پر کیا گذری، اس کا پتہ نہیں چل سکا۔

© rasailojaraid.com